حضور کے استقبال کے لئے ممبران پارلیمنٹ کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

ایئر پورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنے والوں میں سے درج ذیل تین مہمان حضور انور سے ملاقات کے لئے مسجد بیت النور پہنچے تھے۔

1۔ Hon. Manmeet Bhullar ممبر پارلیمنٹ اور سروس منسٹر البرٹا۔

2۔ Mr. Moe Emery ممبر پارلیمنٹ البرٹا (Alberta)

3۔ Hon. Rick McIver ممبر پارلیمنٹ اور منسٹر آف ٹرانسپورٹ البرٹا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے آٹھ بجے اپنی رہائشگاہ سے دفتر تشریف لائے جہاں یہ تینوں مہمان حضور انور کی آمد کے منتظر تھے ان مہمانوں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ایک بار پھر ان مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ وہ حضور انور کی آمد پر ایئر پورٹ پر آئے تھے۔ ان مہمانوں کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

منسٹر آف ٹرانسپورٹ صوبہ البرٹا (Alberta) سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ سڑکوں کی تعمیر میں نیشنل، مرکزی حکومت بھی مدد کرتی ہے یا صوبائی لیول پر ہی سارے اخراجات برداشت کئے جاتے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ ہائی وے کی تعمیر کے لئے مرکزی حکومت مدد دیتی ہے۔ باقی جو چھوٹے قصبات اور گاؤں میں سڑکیں تعمیر کی جارہی ہیں، ہم ہر جگہ سڑکیں بنا رہے ہیں۔ ان کے بجٹ صوبائی طور پر بھی بنتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہاں فاصلے بہت زیادہ ہیں۔ ہزار ہا میل کی موٹر وے ہیں۔ ایک طرف موسم اور آب و ہوا اور ہے تو دوسری اس کے بالکل مختلف ہے۔ ایک طرف موسم گرم ہے تو دوسری طرف موسم ٹھنڈا ہے تو اس لحاظ سے سڑکوں کی Maintenance کرنا مشکل ہوتا ہوگا۔

ایک مہمان نے حضور انور کی واپسی کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہاں سے سوموار 27 مئی کو واپسی ہے۔

ایک مہمان کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ کچھ سالوں سے یوکے میں زیادہ وقت نہیں گزار رہا۔ مختلف ممالک میں جاتا رہا ہوں اور سفر پر جارہا ہوں۔

مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ جو مساجد باقاعدہ تعمیر کی گئی ہیں ان کی یہاں تعداد تین ہے۔ اب سسکاٹون، بریمپٹن اور ریجائنا میں مساجد بنی ہیں۔ لوگ یہاں مساجد تعمیر کرنے کے لئے تیار ہیں اب انتظامیہ پر ہے کہ وہ کب ان کی تعمیر کے پروگرام بناتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہماری مساجد اور سینٹر میں مختلف کمیونٹی پروگرام ہوتے ہیں، مختلف فورم ہوتے ہیں۔ بین المذاہب کانفرنسز، پیس کانفرنسز ہوتی ہیں۔ ملٹی نیشن فورم ہوتے ہیں۔ ہماری مساجد مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے کھلی ہیں۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے اور یہی سچا اسلام ہے۔

حضور انور نے فرمایا آج لندن میں جو واقعہ ہوا ہے آرمی کے ایک سپاہی کو مار دیا ہے۔ مارنے کے بعد قاتل اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتا رہا۔ جو اسلام کے نام پر اس طرح قتل کرتے ہیں اور دہشتگردی کرتے ہیں وہ ہرگز مسلمان نہیں ہیں۔ اسلام ہرگز اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام تو امن و سلامتی کا مذہب ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہاں کیلگری میں یہاں کی جماعت بھی اور دوسرے مختلف علاقوں سے لوگ مجھے ملنے کے لئے آئیں گے۔ وینکوور میں بھی مسجد کے افتتاح کے موقع پر کافی لوگ آئے تھے۔ جو لوگ وہاں آئے تھے ان میں سے، بہت سے یہاں بھی آئیں گے۔

امن کے قیام کے حوالہ سے حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا یہاں کینیڈا کی حکومت امن کے قیام کے لئے کوشش کررہی ہے لیکن دوسری طاقتوں سے رابطہ اور تعلق کے نتیجہ میں یہ کوشش متاثر ہو رہی ہے۔ اب سیریا میں کیا ہو رہا ہے۔ حکومت بھی اور باغی بھی دونوں ظلم میں برابر کے شریک ہیں۔ اب بات ہو رہی ہے کہ امن کے قیام کے لئے وہاں مغربی ممالک کی فوج UN کے تحت بھجوائی جائے۔ میں اس بارہ میں مختلف فورم پر پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ مغربی ممالک کی فوج نہیں بلکہ سیریا کے ہمسایہ عرب ممالک کی فوج وہاں جانی چاہئے اور وہ امن کے قیام کی کوشش کرے۔ کیونکہ قرآن کریم کی، اسلام کی یہی تعلیم ہے کہ تم اگر کسی ملک میں فساد دیکھو اور یہ دیکھو کہ وہاں عوام کے حقوق نہیں دیئے جارہے، ان پر ظلم ہو رہا ہے تو پھر جو ہمسایہ مسلمان ممالک ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ مل کر ظالم کے ہاتھ ظلم سے روکیں اور مظلوم کو اس کا حق دلوائیں۔ پس اگر UN کے تحت امن فوج بھجوانی ہے تو وہ ہمسایہ مسلمان ممالک کی فوج ہونی چاہئے۔

ایک ممبر پارلیمنٹ Mr. Moe Emery نے عرض کیا کہ ہمارا یقین ہے کہ مغربی دنیا سیریا کے معاملہ کو کنٹرول کرسکتی ہے۔

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ایک طرف تو باغیوں کو بھی اسلحہ دیتے ہیں اور حکومت کو بھی اسلحہ ملتا ہے تو پھر کس طرح کنٹرول ہوگا۔ کس طرح امن قائم ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا میں مغربی ملکوں کو کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں، سمجھا چکا ہوں کہ اگر انصاف کرنا ہے تو پھر حقیقت میں انصاف کرو، عدل سے کام لو۔

حضور انور نے فرمایا ان عرب ممالک کی حکومتوں کا یہ حال تھا کہ باپ مرتا ہے تو بیٹا اس کی جگہ آجاتا ہے تو یہ ڈیموکریسی نہیں ہے، جمہوریت نہیں ہے۔ لیکن مغربی ممالک جب تک ان کے مفادات وابستہ تھے، ڈیموکریسی کے نام پر ان حکومتوں کی مدد کرتے رہے اور اب جب مفادات نہیں رہے تو عوام کو حکومتوں کے مقابل کھڑا کرکے یہ حال کردیا ہے۔

اب لیبیا کو ہی دیکھیں وہاں قذافی کو ماردیا ہے۔ وہاں پہلے ایک نام کی، ایک آدمی کی حکومت تھی لیکن اب کیا ہے؟ مختلف علاقوں میں مختلف قبائل کی حکومت ہے اور امن وہاں کا مزید خراب ہوا ہے۔ مصر میں کیا ہوا ہے۔ جو بھی ظلم ہوا ہے مذہب کے نام پر ہوا ہے۔ ڈیموکریسی کے نام پر ہوا ہے اور اب تک ہو رہا ہے۔

اب افغانستان کو دیکھ لیں۔ نام نہاد جمہوری حکومت ہے اور امریکہ اس کو سپورٹ کرتا ہے۔ اس حکومت نے خواتین کے لئے قانون پاس کیا لیکن ان کو کوئی حق نہ دیا۔ اب جو حکومت اپنے عوام کو ان کے حقوق نہ دے سکے تو وہ جمہوری حکومت کس طرح ہوگئی اور آپ جمہوریت کے نام پر ان کی مدد کرتے ہیں جبکہ وہ اپنے عوام کے حقوق ادا نہیں کررہے۔

اس ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تینوں حکام کو کتاب World Crisis and the Pathway to Peace عطا فرمائی۔

سروس منسٹر اور ممبر پارلیمنٹ صوبہ البرٹا آنریبل Manmeet Bhullar نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور انور اس کتاب پر اپنے دستخط فرمادیں۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت ان تینوں مہمانوں کو دی جانے والی کتب پر اپنے دستخط فرمائے۔

ان مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات کا یہ پروگرام نو بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر ان مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر سے باہر تشریف لے آئے۔ جہاں مختلف جماعتی عہدیداران اور احباب جماعت کھڑے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت احباب سے گفتگو فرمائی۔ بعض احباب نے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔